

قیمت سالانہ عہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۰۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۸ جون ۱۹۱۷ء | نمبر ۲۳

گلدستہ اخبار

۱۵ اپریل اور ۴ مئی کے درمیان فرانسیسیوں نے ۲۹۱۷۳ آدمی دشمن کے قید کرلئے جن میں سے ۵۴۸۰ غیر مجروح تھے۔

ان تین ہفتوں میں انگریزوں فرانسیسیوں اور اطالیوں نے جرمن کے ۵۰ ہزار آدمی گرفتار کرلئے یہ دشمن کے نو ڈویژن کے برابر ہیں۔

۱۷ اور ۳۱ مئی کے درمیان فرانسیسیوں نے ۳۲ ہوائی جہاز ہلاک اور ۵۰ کو سخت نقصان پہونچایا۔

۱۰ مئی میں سر ڈگلس ہیگ کے میدان میں ۱۲۴۳ آدمی دشمن کے گرفتار ہوئے جن میں سے ۶۸ افسر تھے۔

اطالیوں نے ایسونزو کی حال ہی کی لڑائی میں دشمن کے چھ ڈویژن تین دن کے اندر ہلاک کردیئے۔

چین کے باغیانہ فوجی گورنر پارلیمنٹ اور پریذیڈنٹ کے خلاف ہیں وہ چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹ کے بجائے کیبنٹ بحال ہو۔

چین کے انہوئی، شانٹنگ اور شانسی صوبجات نے اپنی خود مختاری کا اعلان کردیا ہے۔ دیگر صوبجات مشتبہ حالت میں ہیں۔

انگریزی فوجیں بیر شیبع (مصر) کیجانب بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور ترک پیچھے ہٹ رہے ہیں۔

آجکل ڈبو کشتیوں سے اب بہت کم نقصان ہوتا ہے انگریزی بندرگاہوں میں اب زیادہ جہاز آتے جاتے ہیں

سرحدی محسود بار بار مخالفت پر تلے ہوئے ہیں اس لئے وزیرستان پر فوجی استحکام بخوبی ہو رہا ہے

۲ جون کو سر جیمس مسٹن ولایت سے نینی تال آگئے ہیں۔ بڑے تپاک سے آپ کا خیر مقدم کیا گیا۔

امریکہ نے اتحادیوں کو ۳۵۰۰۰ ہوائی جہاز اور ہوا باز دینے کا انتظام کیا ہے۔

دس ہزار موٹر اور بہت سی زمین انگلینڈ اور فرانس میں آرہی ہیں۔

۳۰ مئی تک پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبہ کے جنگی قرضہ کی تعداد ۱۹۶۰۴۵۰۰ روپیہ تھی اور بنگال کے جنگی قرضہ کی مقدار ۲۴۳۶۰۰ روپیہ تھی۔ یہ تعداد سارے صوبوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔

خبر ہے کہ ڈھاکہ کے ایک مولوی نے وہاں کے مسلمانوں سے سلطان ٹرکی کے لئے آٹھ ہزار روپیہ وصول کیا۔

مولوی مذکور اپنا روپیہ لے کر جب بصرہ پہنچا تو اسے واپس کردیا گیا۔

مولوی مذکور نے اقبال کرلیا ہے اور ڈھاکہ کے پانچ مسلمانوں کو اپنا شریک بتایا ہے۔ یہ سب زیر حراست پولیس ہیں۔

شیخوپورہ کو ایک ضلع قرار دینے کی تجویز تکمیل ہو چکی ہے۔ بہت جلد عملدرآمد ہونے والا ہے۔

تار برقیات

معذرت

کسی خاص وجہ سے اب کی تار برقیات قدرے پرانی درج ہوئی ہیں۔ ایڈیٹر

چین کی حالت۔

حال ہی کی خبر ہے کہ چین کی حالت نہایت مخدوش ہے۔ باغی فوجی گورنر پریذیڈنٹ اور پارلیمنٹ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے ذمہ دار کیبینٹ سسٹم کو برباد کر دیا ہے۔ اور اب مستدعی ہیں کہ معزول شدہ وزیر اعظم تان چی جوئی کی معزولیت ناجائز تھی۔ اور چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹ گداز ہو جائے اور کیبینٹ از سر نو بحال کی جائے۔ پیکن کے حکام بالا دست اس تحریک کے یہ معنی لیتے ہیں کہ یہ کشمکش ملٹرزیم اور کانسٹیٹیوشنلزم کے درمیان اس غرض سے ہے کہ پریذیڈنٹ اور پارلیمنٹ کا خاتمہ ہو جائے۔

عراق عرب میں ترکوں کی حالت

بمبئی ۴ جون۔ پادری وارث الدین صاحب ۴ جون کو بمبئی سے لکھتے ہیں کہ ایک عجیب خبر آج ملی ہے کہ پادری فرنچ صاحب اور میں خود گیا تھا دریافت کرنے گئے کہ ہمارا جہاز کب روانہ ہوگا تو گورہ فوج کے پانچ جہاز آج بصرہ سے آئے انہوں نے کہا کہ ترک بھاگ گئے ہیں۔ ان کو خوراک بہم نہ پہنچ سکتی تھی۔ اس واسطے وہ ۲-۳-۴ کر کے پہاڑوں میں جا چھپے ہیں اب وہاں کوئی کام نہیں سرکار نے ہم کو آرام کرنے کے واسطے ہندوستان بھیجا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں کا خاتمہ بہت نزدیک ہے۔ اگر کوئی لڑائی ہوئی تو پھر سردی کے شروع میں ہوگی۔

فرانسیسی میدان کارزار

رائٹر کا کارسپانڈنٹ مقیم صدر مقامات فرانسیسی رزمگاہ کہتا ہے کہ ۱۵ اپریل اور ۱۴ مئی کے درمیان چار ہفتوں میں فرانسیسیوں نے ۳۱۷۲۹ آدمی دشمن کے گرفتار کئے جن میں سے ۲۸۰۴۵ غیر مجروح تھے۔ اور ان میں برٹش اور اطالیان فوج نے جو گرفتاریاں کی شامل کر کے کل ۵۰ ہزار آدمی تک پہنچ جاتے ہیں۔ جو جرمن ترکیب کے مطابق تو دو ڈویژن ہیں۔

لنڈن یکم مئی۔ فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ رات کے وقت دشمن نے ہماری قطاروں پر بڑی سختی کے ساتھ گولہ باری کی یعنی لفاکس مل کے شمال علاقہ میں سطح مرتفع کیلیفورنیا اور چیرو جنگل میں ہم نے بھی سختی کے ساتھ جواب دیا۔ دشمن نے کاسکو پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر سخت نقصان اٹھایا اور ناکام رہا۔ ۱۷ اور ۳۱ مئی کے درمیان ہم نے دشمن کے ۳۲ ہوائی جہاز ہلاک کئے۔ ۷۵ اور جہازوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ غالباً وہ اپنی ہی لائنوں میں چکنا چور ہو کر گر پڑے۔ کپتان گنیمیر نے ۴۳ جہاز نیچے گرائے جن میں وہ ۴ بھی شامل ہیں جو اس نے ایک ہی دن میں گرائے۔ ان میں سے ۲ ایک ایک منٹ کے وقفہ میں گرے۔

لنڈن ۲ جون۔ گذشتہ شب کا فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ لفاکس مل کے شمال ایک خاص گولہ باری کے بعد دشمن نے اگلی خندقوں میں چند جگہوں پر اپنا قبضہ کر لیا تھا۔ مگر بعد کے مقابل حملوں سے بہت سی جگہوں سے وہ نکال دیئے گئے۔ جانبین سے خاص گولہ باری ہو رہی ہے۔ ہم نے پہاڑی نمبر ۳۰۴ پر کئی حملے پسپا کر دیئے

برٹش محاذ۔

لنڈن یکم جون۔ برٹش مراسلہ مظہر ہے ہم نے چیریسی سے قدرے مغرب کی جانب قبضہ کر لیا ہم نے گوز کورٹ کے نزدیک طلایہ کی لڑائیوں میں بڑی کامیابی حاصل کی۔ اور اسی طرح پلوگسٹیر جنگل کے نزدیک گوزہ کے شمال مغربی سمت میں یورشیں کر کے کامیابی حاصل کی۔

لنڈن یکم جون۔ سر ڈگلس ہیگ آج شب کو رپورٹ دیتا ہے کہ ماہ مئی میں ہم نے ۳۴۱۲ قیدی دشمن کے گرفتار کئے جن میں ۱۶۸ افسر ہیں۔ نیز ہم نے ایک میدانی توپ ۸۰ کلدار توپیں اور ۱۴ خندقی توپیں لے لیں۔

ہم نے آج علی الصبح بائیہم کے سڑک پر یوبیز کے شمال مغرب میں ایک یورش کنندہ جماعت کو بھگا دیا۔ اور پیرس کے جنوب مغرب میں گڑھوں میں چھپے ہوؤں کی ایک بھاری تعداد پر بڑی کامیابی سے یورش کی اور ان کو وہاں سے نکال دیا۔ ایپی کے جنوب مشرق میں دریائے سکارپی کے دونوں کناروں پر اور قطعہ دائرہ ییپرس پر بڑی بھاری گولہ باری ہو رہی ہے۔ بدھ کی رات کو جنگی سامان کے ذخائر پر اور ریلوے سٹیشن پر جو ہمارے ہوائی جہازوں نے بم کے ذریعہ یورش کی اس سے ہم کو بڑی کامیابی ہوئی۔ دو جرمن ہوائی جہاز نیچے اتارے گئے۔ اور ایک بھگا دیا گیا۔ ہماری کوئی مشین گم نہیں ہوئی۔

دریائے دجلہ پر اور فرات پر حالت غیر متبدل ہے





ایڈیٹوریل نوٹس

ہندوستانی مسیحی قومی جوش

ہمیں کوکب ہند کے ایسے مضامین دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے جو اس کے ایڈیٹر صاحب اور بعض معزز نامہ نگار صاحب اکثر قلم فشاں کرتے رہتے ہیں۔ فاضل ایڈیٹر صاحب یکم جون کے کوکب ہند میں بصیغہ مشاہدات قومی ترقی پر لکھتے ہوئے ذیل کی دو باتوں کی صلاح دیتے ہیں اول یہ کہ "ہمارا کام یہ نہیں ہے کہ ہم نقطہ چینی یا سرکشی سے سرکار کا کام اور بھی زیادہ مشکل کردیں۔ بلکہ اس قسم کی باتوں سے اور ان لوگوں سے جن کا رجحان اس طرف ہے قطعی کنارہ کش رہیں یہ میری پہلی صلاح ہے" دوسری بات کا لب لباب یہ ہے کہ "اگر ہم اپنی قومی ترقی سے مذہب کے خیال کو دور رکھتے ہیں تو ہماری جماعت ترقی نہ کرے گی"۔ اور پھر ان دونوں باتوں کا یوں بیان فرماتے ہیں۔ لہذا اس بات کو بھی میں زور کیساتھ پیش کرونگا کہ ہم غیر مسیحیوں کے ساتھ ملکر ملکی سرفرازی کے لئے ضرور کوشش کریں۔ لیکن مذہب یا خدائی بادشاہت کا خیال سب سے مقدم رہے"۔ اور صیغہ مراسلات میں کوئی صاحب مسٹر الیکانت پاشی صاحب زندہ اور ترقی کرنے والی قوم کی یہ علامات درج کرتے ہیں۔ "زندہ اور ترقی پذیر ہے وہ قوم جو اپنا مذہبی سدا بچائے ویسی ریت رسوم (جو دینی اصول کے خلاف نہ ہوں) اپنا تمدن (رہنا سہنا) اپنی مادری زبان اور سیاسی امور کی حفاظت کرتی ہے۔ شکر ہے کہ اب ہندوستانی مسیحی قوم میں بھی زندگی کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔ اور ایسا ہونا بھی چاہئے۔ زمانہ ہم کو مجبور کر رہا ہے کہ جب اور قومیں جو ہمارے ارد گرد رہتی ہیں اور جن میں سے ہم لوگ نکل کر آئے ہیں وہ ترقی کریں اور ہم ترقی نہ کریں۔ جو چیز ترقی نہیں کرتی وہ ضرور مردہ ہے۔ اور اگر مردہ نہیں ہے تو تنزل کرے گی۔ اور ایک وقت مردہ ہو جائے گی۔ کیا عقل سلیم اس امر کو تسلیم نہیں کرتی کہ اگر ہمارے ہندو مسلمان بھائی ترقی کرتے کرتے اپنے اعلے معراج کو پہنچ جائیں۔ اور ہندوستانی مسیحی ایک ہی نقطہ پر بیٹھے رہیں تو نتیجہ کیا ہوگا۔ یہ کہ ہم تو دب جائیں گے۔ اور آخر کار مردہ ہو جائیں گے۔ کیا مسیحی مذہب تمدنی اور سیاسی امور میں ترقی کرنے کا مانع ہے؟ کیا یہ امور مسیحی مذہب کے خلاف ہیں؟ ہرگز نہیں ذرا یورپ اور امریکہ کی مسیحی قوم کی طرف نگاہ اٹھاؤ اور غور سے دیکھو انہوں نے باوجود مسیحی ہونے کے اور اس میں اعلے درجے کی ترقی کرنے کے بھی سیاسی اور تمدنی معاملات میں ایسی ترقی کی ہے کہ رشک دنیا بن رہے ہیں اگر مسیحی مذہب اختیار کرنے کے یہ معنی ہیں کہ سیاسی اور تمدنی امور سے بالکل سروکار ہی نہ رکھا جائے تو بہتر یہی ہے کہ مسیحی سیاست اور تمدن کے اندر ہی سے نکل جائیں لیکن اگر ان کے درمیان رہنا ہے تو لازمی امر ہے کہ اس میں بھی ترقی کرنا ہے۔ اس امر کو یاد رکھنا چاہئے جس جگہ میں ہم رہتے ہیں اس کو صاف ستھرا آراستہ اور خوبصورت بنانا ضروری ہے اس کی حفاظت اور استحکام لازمی ہے اگر ایسا نہ کیا جائیگا تو ایک روز ضرور وہ گھر خستہ و خراب ہو کر برباد ہو جائے گا۔ اور ہم کو جنگل میں کھلے میدان میں بسر کرنا پڑیگا۔ جہاں نہ کسی قسم کی حفاظت ہے نہ کسی قسم کا آرام ہے۔ نہ کسی قسم کی خوشی ہے نہ کسی قسم کا فائدہ۔ خداوند کے اس قول کو ہمیشہ یاد رکھو کہ جو خدا کا ہے وہ خدا کو دو اور جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو دو۔ خداوند کے اس حکم میں یہی دونوں باتیں شامل ہیں یعنی مذہب اور سیاست۔ اور یہ خداوند کا حکم ہے نہ کہ محض صورت بیان ہے ضرور ہے کہ ہم ان دونوں حکموں پر مناسب اور واجب طور پر عمل کریں۔ اگر ایسا نہ ہوگا تو پس رسول کے اس قول کے مطابق ہمیں تو دنیا سے نکلجانا پڑیگا۔ سو اے ہندوستانی مسیحی بھائیو جاگو اور ترقی کرو۔ خداوند کو خوش کرو۔ اس پر بھروسہ رکھو اور۔ اس سے مدد مانگو وہ تمکو تمام ضروری روحانی اور جسمانی نعمتیں عطا فرمائیگا۔ اُس کا فرمودہ ہے کہ جو کچھ تم میرے نام سے باپ سے مانگو گے وہی تمہارے لئے ہوگا۔ ہمارا فرض ہے کہ آگے بڑھیں۔ مگر یاد رکھنا یہ ساری باتیں کہیں کاغذی گھوڑے ہی ثابت نہ ہوں۔ ان کو عملی جامہ پہنانا اور ضرور پہنانا اور جلد پہنانا لازمی اور لابدی ہے۔ خدا کرے کہ ہماری ہندوستانی مسیحی قوم جاگ اٹھے اور ترقی کے میدان میں جولاں ہوں

ایونجلسٹک کمپین کی تاریخ جنوبی ہندوستان کے پادری ایچ اے پوپلی صاحب کا ہندوستان میں عجیب وغریب کمپین کے عنوان سے دی مشنری ریویو آف دی ورلڈ میں ایک مضمون ہے جس میں انہوں نے اس کے اصل مبیح کی مختصر سی تاریخ یوں بیان کی

ہے کہ

"یہ تحریک ہندوستان کو خاص نہیں ہے۔ یہ ایک ایشیائی ظہور ہے۔ اور ایشیا کی نئی پیدائش کا حصہ ہے جو مذہبی تمدنی اور کفایت شعاری کی وہ بیداری ہے جو تمام مشرقی ممالک میں اس وقت معرض ظہور میں آ رہی ہے۔ کوریا میں یہ آگ پہلے لگی۔ مگر یہ تحریک ایک ٹریکٹ کی اشاعت کی بدولت سے نمودار ہوئی تھی جو جنوبی ہندوستان میں شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد جاپان میں تین سال کی کمپین نمایاں ہوئی۔ خصوصاً دیہاتی حلقوں میں۔ اور جاپانی کارکنان اس کے لیڈر تھے۔ یہاں سے ریوایول چین میں پہنچا۔ اور وہاں کی چائنا کنٹینیوایشن کمیٹی نے اس کو باقاعدہ قائم کیا۔ چین سے جو مسٹر شیرووڈ ایڈی صاحب نے اس تحریک کی بابت ایک خط لکھا تھا۔ اس سے جنوبی ہندوستان میں بڑی دلچسپی پیدا ہو گئی۔ متھوڈسٹ ایپسکوپل کی ماس مومنٹ اور بشارت انجیل کی پرشانہ معرکہ آرائی نے بھی اپنا بڑا اثر پیدا کیا اور بالخصوص جنوبی ہندوستان میں۔ ان باتوں سے یہ دیکھنے کی خواہش اور آرزو پیدا ہو گئی کہ ہندوستان کی کلیسیا تمام ہندوستان کو مسیح کی خاطر فتح کرنے کا کام اختیار کرنے کی بلاہٹ کی ضرورت اور عجلت کو محسوس کرے۔

ساؤتھ انڈیا یونائیٹڈ چرچ سب سے پہلی کلیسیا تھی جس نے ہندوستان میں کمپین کو باقاعدہ قائم کیا اور ۱۹۱۴ء کے ماہ ستمبر میں کلیسیا کی ایگزیکٹیو کمیٹی نے اس کام کو شروع کرنے کی خاطر کلیسیاؤں کو تیار کرنے کے واسطے ایک خاص کمیٹی مقرر کی۔

سال بھر کی تیاری کے بعد خاص بشارتی ہفتہ شروع ہوا اور ایک ہزار سے زیادہ کارندے (اس علاقہ کی تمام مشن کے تنخواہ یافتہ کارندوں کی تعداد سے سہ گنا) اس کام میں مشغول ہو گئے۔ انہوں نے قریباً دس ہزار میٹنگیں کیں اور تین لاکھ سے زیادہ آدمیوں کے سامنے وعظ دیے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۹۰۰۰ متلاشی درج رجسٹر ہوئے چھ ہزار مردوں اور عورتوں نے مسیح کی پیروی کرنے کا پکا وعدہ کیا۔ یہ بڑا عجیب و غریب ہفتہ تھا۔

بائیبل کی گہرائیاں

موڈی صاحب کہتے ہیں کہ میں خوش ہوں کہ بائبل میں گہرائی ہے۔ میں کوئی ایسی بندی سے واقف نہیں ہوں جس پر میں چڑھ سکتا ہوں اگرچہ میری عمر متسلح کی عمر کی سی بھی ہو جائے میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اگر میں زمین پر مدتوں بھی زندہ رہوں تو بھی بائبل کی سطح ہی کو مس کرونگا۔ مجھے اس شخص پر ترس آتا ہے جو کل بائبل کو جانتا ہے۔ کیونکہ یہ بڑا اچھا نشان ہے۔ کہ وہ خود اپنے آپ ہی کو نہیں جانتا۔ ایک شخص میرے پاس بائبل کا ایک اپنے زعم میں بڑا ہی مشکل مقام لے کر آیا اور بولا مسٹر موڈی۔ آپ اس کا بیان کیا کرتے ہیں؟

میں نے کہا۔ میں اسکا بیان نہیں کرتا۔

اُس نے کہا۔ مگر آپ اس کی شرح کس طرح کرتے ہیں؟

میں نے کہا میں اس کی شرح بھی نہیں کرتا۔

اُس نے کہا۔ اچھا تو آپ اس کو کیسا سمجھتے ہیں؟

میں نے کہا۔ میں اسکو سمجھتا ہی نہیں۔

اُس نے کہا تو تمہارا اس کے ساتھ واسطہ کیا ہے؟

میں نے کہا۔ میرا اس سے کچھ واسطہ نہیں۔

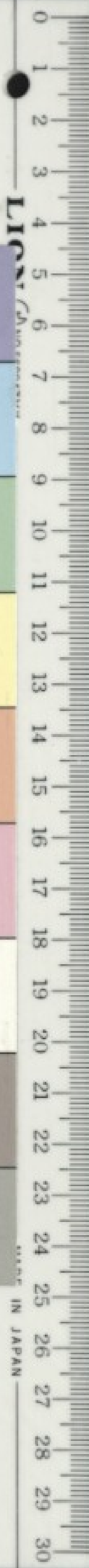
اُس نے کہا۔ کیا آپ اس پر یقین نہیں رکھتے؟

میں نے کہا ہاں میں اس پر یقین رکھتا ہوں۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جنکو میں مانتا ہوں مگر سمجھتا نہیں۔ یوحنا کے ۳ باب میں مسیح نقودیمس سے فرماتا ہے "جب میں نے تم سے زمین کی باتیں کہیں اور تم نے یقین نہ کیا تو اگر میں تم سے آسمان کی باتیں کہوں تو کیونکر یقین کرو گے؟" میں اپنے جسم کی بابت ہی کچھ سمجھ نہیں سکتا میں فطرت کی بابت بھی نہیں جانتا۔ یہ تو عجیب و غریب چیزوں سے پر ہے۔ اس کو فہم میں نہیں لا سکتا۔ پس تو میں کیوں توقع رکھوں کہ ہر ایک روحانی باتیں جان لونگا۔

پرتگیزی ہندوستان کی مردم شماری

اس علاقہ کی مردم شماری جو ۱۹۱۰ء میں ہوئی تھی۔ اس کی رپورٹ اس قدر مدید تعویق کے بعد اب نکلی ہے۔ جس کے مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۱۰ء پر کل آبادی ۶۰۵۳۹۹ ہے۔ جس میں ۵۷۱۵۷ غیر حاضر بھی شامل ہیں۔ اصل آبادی مذکورہ مردم شماری کے وقت ۵۴۸۲۴۲ تھی۔ مقابل میں ۱۸۸۱ء کی ۴۴۵۲۰۱ اور ۱۹۰۰ء کی ۵۳۱۷۹۸ کے۔ اور کل ۳۸۰۶۵ مربع کیلومیٹر کے رقبہ میں فی مربع کیلومیٹر ۱۴۴ نفر کی گنجان ہے۔ علاقہ گوا میں مردوں کی بہ نسبت ۲۴۹۰۶ عورتیں زیادہ ہیں۔ اور اس کی یہ وجہ بتائی جاتی ہے۔ کہ بہت سے مرد افریقہ اور برٹش انڈیا میں عارضی طور پر جا بسے ہیں۔ ۱۸۵۱ء میں [illegible] مردوں کی صرف ۲۳۰۰ تک ہی پہنچی تھی۔ علاقہ گوا نہایت آباد رقبہ جدید ہے۔ جہاں فی مربع کیلومیٹر ۱۹۴ آدمی بستے ہیں۔

علاقہ گوا میں ۱۹۰۰ء سے لے کر اب تک لوگوں کی عمر میں زیادہ ترقی ہوئی ہے چنانچہ



سنہ ۱۹۰۰ء کی مردم شماری میں ۶۶۸۵ آدمی ۶۰ سال کی عمر سے زیادہ کے تھے۔ جن میں ۲۳۷۹ مرد اور ۴۳۰۶ عورتیں شامل تھیں۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں ۶۰ سال سے زیادہ کے آدمی ۶۷۶۷ تھے۔ جن میں ۲۷۵۵ مرد اور ۴۰۱۲ عورتیں تھیں۔ اگرچہ پرتگیزوں کو یہاں حکومت کرتے ہوئے ۴۰۰ سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے۔ تو بھی علاقہ گوا تعلیمی معیار سے کہیں پیچھے ہے۔

نواب زادہ امیر حسن کی بابت دریافت

ہمارے پاس اکثر بھائیوں کے خطوط آئے ہیں اور زبانی بھی اکثر اصحاب نے نواب زادہ امیر حسن کی بابت جو جابجا آزادانہ منادی کرتے پھرتے ہیں ہم سے دریافت کیا ہے کہ اب اُن کی کیا حالت ہے؟ کہاں پر ہیں؟ کیا کام کرتے ہیں؟ اگر کوئی صاحب اُن کی بابت صحیح اور معتبر خبر رکھتا ہے۔ تو براہ مہربانی ہمارے پاس لکھ کر روانہ کر دیں تاکہ ہم اخبار میں شائع کر کے تمام سائلین کی تشفی کر دیں۔ یاد رکھنا خبر محض سنائی نہ ہو چشم دید ہو۔

ہندو مذہبی کتب کا مطالعہ

مدراس کے ایک ہندوستانی مسیحی پرچہ میں جو بزبان انگریزی شائع ہوتا ہے اور جس کا نام کرسچن پیٹریٹ ہے ایک عرصہ سے اس میں اس بات پر بڑی بحث ہو رہی ہے کہ آیا ہمیں رامائن۔ مہابھارت اور اپنشد وغیرہ ہندو کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ اُن کی کچھ ضرورت ہے یا نہیں؟ مسیحی مذہب کو اُن سے کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے؟ مگر ہر کس بقدر ہمت اوست کے مصداق بڑے بڑے اعتراض کئے گئے۔ مگر لائق اور دور اندیش ایڈیٹر صاحب نے اُن کا کما حقہ جواب دے کر بہتوں کی غلط فہمیوں کا ازالہ کر دیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب اس امر کے بڑے بھاری حامی ہیں۔ وہ اپنے حال ہی کے ایک پرچہ میں اپنے لیڈنگ آرٹیکل کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں:-

ابتدائی سچائیاں تمام نئے عہد نامہ میں موجود ہیں۔ اور زمانہ کے فیصلہ کن تجربہ سے تصدیق پا چکی ہیں۔ جو کلیسیائیں مغربی مشنریوں نے قائم کی ہیں۔ انہوں نے مسیحی سچائیوں کو خاص صورتوں میں اپنے اندر جذب کر لیا ہے۔ جو صورتیں اُن کی مغربی تاریخ نے اُن سچائیوں کو دی ہیں۔ اگر ہم نے خدا کے فرزندوں کی آزادانہ مذہبی زندگی بسر کرنا ہے۔ تو ان سچائی پر سے مغربی صورتیں اُتار دینا اور وہ مشرقی پھر پہنا دینا ہمارا فرض ہے۔ جن کی ہم نے بطور مشرقیوں کے قدر کرنا سیکھا ہے۔ انہیں اور دیگر امور کو زیر نظر رکھتے ہوئے ہم رامائن مہابھارت اور اپنشدوں کے قدیم ہندوستانی فنون اور خیالات کی یادگاریوں کو مطالعہ کرنیکی سفارش کرتے ہیں÷

مسلم ممالک میں مسیحی مذہب کی تاثیر÷

اس جنگ سے جو اپنی نوعیت اور صعوبت میں دنیا کی تاریخ میں بے مثل ہے۔ دنیا کی متفرق قوموں اور مذاہب پر جو اثر ہوا ہے وہ بھی بے نظیر ہے۔ قطع نظر دیگر امور کے یہ بات نہایت حیرت انگیز مگر نہایت مسرت آمیز اور حوصلہ افزا ہے کہ محمدی ممالک پر مسیحی مذہب کی تاثیرات عمدہ پڑ رہی ہیں۔ اور بائبل اور اس کے متفرق حصوں کی مانگ دن بدن بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ مصر میں مسیحیت اور اُس کی کتب کیلئے مسلمانوں کے درمیان ایسی دلچسپی ظاہر کیجا رہی ہے کہ جیسی قبل ازیں کبھی ظہور میں نہ آیا۔ کتاب مقدس کی جلدیں اور دیگر مذہبی رسالجات وہاں اس کثرت سے پہونچ اور مسلمانوں سے بکتے جا رہے ہیں کہ جس کی نظیر تاریخ اسلام میں کہیں پائی نہیں جاتی۔ مذہبی تحقیقات کی روح بہت سے مسلمانوں خصوصاً اُن کے درمیان پائی جاتی ہے۔ جو شیخ یا مذہبی اساتذہ کر کے مشہور ہیں۔ جو خاص اور عام مجلسیں مسیحیوں کی زیر سرپرستی ہوا کرتی ہیں ان میں مسلمان لوگ بڑے ذوق شوق سے شریک ہوتے ہیں۔ بصرہ سے جہاں ہماری سرکار کی ظفریابی اور قبضہ ہو جانے کے سبب سے آزادی اور تحقیقات کی نئی صورتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ نائیل مشن پریس کو مسیحی علم ادب اور مقدس کتابوں کی مانگ بڑے زور کے ساتھ آئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ جب ترکی سلطنت اور فارس میں نئی حکومت شروع ہو جائے گی تو وہاں بھی اسی قسم کی سخت ضرورت محسوس ہوگی۔ ہاں! جہاں اتنی بے گناہ مسیحیوں کے خون سے زمین سینچی گئی ہے۔ وہاں کلام کا مقدس بیج ضرور اُگے گا۔ بڑھیگا اور پھولیگا۔

امریکہ کی جرمن آبادی کا رجحان

امریکہ کے میدان جنگ میں آنے پر اکثر عام طور پر احتمال کیا جاتا تھا کہ وہاں کی جرمن رعایا ضرور امریکہ کی اس طرز کی مخالفت کرے گی۔ مگر شکر ہے کہ ایسا نہیں ہوا بلکہ برعکس اس کے وہ سب یکزبان اور یکدل ہو کر جرمن کے مخالف اور امریکہ

کے معاون اور مددگار ہیں۔ جرمن کی بدسلوکیوں اور بدعنوانیوں نے نہ صرف دنیا کی دیگر اقوام ہی کی نظروں میں اپنے آپ کو حقیر بنا لیا ہے۔ بلکہ خود امریکہ کے جرمن اُس کی ہر ایک حرکت سے سخت ناراض ہیں اور جرمن قیصر کو اس کے تخت سے اُتار دینے اور وہاں ایک جمہوری سلطنت قایم ہو جانے کے خواہشمند ہیں۔ چنانچہ نیویارک سے ایک خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ امریکہ کے جرمنوں نے ایک ایسا آرگنیزیشن قایم کیا ہے۔ جو تمام ریاستہائے متحدہ امریکہ پر حاوی ہے۔ اور اُن کا منشا یہ ہے کہ قیصر کو تخت سے اُتار کر وہاں ایک جرمن جمہوری سلطنت قایم کریں۔ ایک اپیل ہے جو جرمن امریکنوں سے کیگئی ہے۔ اس میں درج ہے کہ جرمنی کے اندر جو حال ہی میں انکشاف ہو رہے ہیں وہ ایک ایسے جلد آنے والے انقلاب کا اعلان کرتے ہیں جیسا کہ روس میں ہوا ہے۔ جرمن مطلق العنان کے حق میں حالات بہت ہی ناموافق اور غیر تسلی بخش ہیں ✽

پرنس آف ویلز کی ہمدردی اور مروت

گذرے مہینے کا ذکر ہے کہ جب حضور پرنس آف ویلز رخصت پر لندن میں رونق افروز تھے تو ایک دن ہمرتبہ افسر کے ساتھ شہر لندن کی سیر کرتے ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت کسی افسر کی موٹر کار بڑی دشواری اور جانکاہی کے ساتھ چلا رہی ہے۔ کیونکہ موٹر کا کوئی پرزہ بگڑ گیا تھا۔ یہ دیکھتے ہی دونوں صاحب اُس کی امداد کو پہنچے اور پرنس آف ویلز نے کوئی ۲۰ منٹ تک خود بڑی محنت اور اشتیاق سے کام کرکے اسکا انجن درست اور چلتا کر دیا۔ جب وہ عورت اپنے ان ناآشنا معاونین کا شکریہ ادا کر رہی تھی تو ناگہاں پرنس آف ویلز کی نظر اپنی رسٹ واچ پر پڑ گئی۔ اور وہ بڑی پریشانی کے لہجے میں بول اُٹھے۔ خدایا! مجھے تو دیر ہو جائے گی۔ اس خاتون نے کہا میری موٹر پر بیٹھ جاؤ اور جہاں کہو گے میں اسی جگہ آپ لوگوں کو پہنچا دوں گی جس مشکل سے آپ نے مجھے رہائی دی ہے اُس کے شکریہ میں یہ میری ادنےٰ سی خدمت قبول کیجئے۔ بتایئے کہاں جانا ہے۔ پرنس آف ویلز نے حیران سا ہو کر فرمایا۔ آپ کی مہربانی میں نے گھر جانا ہے۔ لیڈی مذکورہ نے تبسم پوچھا۔ گھر کہاں ہے؟ جب اس کو یہ جواب ملا کہ "بکنگھم پیلیس" تو اُس کی پریشانی اور مسرت کی کوئی حد نہ رہی اُس نے جان لیا کہ وہ مہربان مددگار تو خود ولیعہد ہی ہیں سچ ہے حقیقی اور خالص محبت بڑوں ہی کی طرف سے ہوا کرتی ہے۔ چھوٹوں کی محبت بالعموم کسی نہ کسی غرض پر مبنی ہوا کرتی ہے۔

الہ آباد یونیورسٹی کے مسیحی کامیاب طلبا

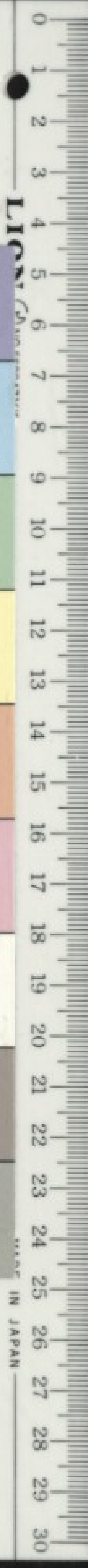
مخزن مسیحی الہ آباد راوی ہے۔ کہ امسال الہ آباد یونیورسٹی سے ذیل کے مسیحی طلبا ایم۔ اے پرویوس میں کامیاب ہوئے۔ مسٹر ایل صادق (فلاسفی ۲) مسٹر ایل۔ پی انڈریوز (ہسٹری ۳) ڈی مسٹر ایل گارڈنر (ایکانومکس ۳) ایم۔ اے فائنل میں حسب ذیل کامیاب ہوئے

جے ایس ٹریبیال (انگریزی ۳) پال ستھیوفیلس (انگریزی ۳) مس ایلزابتھ مورہیڈ (پلیٹن ۳) پیٹر جیروم ڈیسوزا (ہسٹری ۳) ہم ان کامیاب مسیحی نوجوانوں کے لئے خدا کا شکر کرتے ہیں اور اُن کو تہ دل سے فخریہ مبارکباد دیتے ہیں ✽

امریکہ کی مدد اتحادیوں کو

امریکہ نے جو امداد اس جنگ میں اتحادیوں کو دی ہے۔ اُس میں یہ امور شامل ہیں۔ ۳۵۰۰ ہوائی جہازوں کی تعمیر اور چھ ہزار ہوا بازوں کی تربیت کا انتظام۔ چالیس ہزار امریکن جوان نئی فوج کی افسری کے لئے تعلیم پانے کے لئے فراہم ہوئے ہیں پچاس ملین سکہ مروجہ دول متحدہ کو ابھی تک پیشگی دیا جا چکا ہے۔ دس ہزار ڈاکٹروں اور بہت سی نرسوں کو انگلینڈ اور فرانس میں جانے کا حکم ہوا ہے۔ تمام امریکہ کے دستکاری کے کارخانوں نے جنگی کاموں میں حصہ لینے کی خوشی اور مستعدی ظاہر کی ہے۔

آسٹروی نقصان۔ قیدیوں اور دیگر ماخذات سے ثبوت جمع کئے جا رہے ہیں کہ ایسونزو پر جو حال ہی میں لڑائیاں ہوئی ہیں۔ اُن میں آسٹرویوں کا بڑا بھاری نقصان ہوا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تین دنوں کی لڑائی کے اندر چھ ڈویژنیں عملی طور پر ہلاک ہو گئی ہیں۔ صرف دو دوائس ہی کو واپس لینے کے لئے دشمن کی ایک رجمنٹ یومیہ کٹتی رہی۔ ایک رجمنٹ میں سے صرف ۱۰ ہی آدمی باقی رہ گئے تھے۔ دریائے کیرسو پہ دشمن کا نقصان اور بھی زیادہ دل ہلا دینے والا ہے۔ کستا گنیوزا اور ساحل سمندر کے درمیان دو ڈویژنیں پوری ہلاک ہو گئیں۔ اور تین ڈویژن اور خوفناک طور پر ہلاک ہو گئیں ✽



چونیاں تحصیل مشن کی سالانہ رپورٹ ۱۹۱۶ء

اس علاقہ کے مشنری انچارج پادری وارث الدین صاحب ہیں۔ آپ نے ۱۹۰۹ء میں کلارک آباد میں مقیم ہو کر اس علاقہ میں خوب دورہ کیا اور کلام کی منادی سرگرمی کے ساتھ کی۔ اس وقت سے آج قریب ۸ سال کا عرصہ گزرتا ہے کہ پہلے تو وہاں کوئی مسیحی نظر نہ آتا تھا۔ مگر اب خدا کے فضل سے کل تحصیل چونیاں میں ۱۰۰۰ مسیحی کل تحصیل کے ۵۰۰، گاؤں میں سے ۳۰ گاؤں میں آباد ہیں۔ پہلے آپ اکیلے ہی اس تحصیل میں کام کرتے تھے۔ مگر اب اُن کے ساتھ ۸ مناد اور ہیں جو اپنے اپنے معین علاقوں میں ہیں۔ اور ہر ماہ میں پادری صاحب کے پاس آکر باہم اُس فضل کا بیان کرتے ہیں جو خدا ایک ماہ میں اُن کے کام پر نازل کرتا ہے۔ آپ کا صدر مقام پتوکی میں ہے امسال اپنے علاقہ میں ۱۵۸ اشخاص کو (۷۸ بالغ ۸۰ نابالغ) بپتسمہ دیا۔ ۳۰ آدمی بپتسمہ کے لئے زیر تعلیم ہیں اور کمیونیکنٹ کی حیثیت سے کلیسیا میں داخل ہوئے ہیں۔ علاقہ بھر میں ۸ شادیاں مسیحی طریق پر ہوئیں اور چار دفن درج رجسٹر ہوئے۔ آپ کے کام پر خدا کی برکت معلوم پڑتی ہے۔ اور آپ جانفشانی اور انتظام سے کام کر رہے ہیں۔ آپ کو ہر قسم کی امداد کی اشد ضرورت ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ ۳ منادوں کی۔ منادوں کے لئے مختلف جگہوں میں ۸ مکان کی۔ اور سب سے بڑھکر آپ لوگوں کی دعا کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ خدا اپنے کھیت میں اور مزدور بھیجے۔ اور وہ اپنے کھیت کی ہر طرح سے نگرانی اور محافظت کرے۔ اور اُس پر برکتیں نازل کرے۔

حقیقی نہ وہ تھا جو دنیا میں آکے بھلا آپ ہی کو بھول گیا

نصیحت آموز کہانی

کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ تھا جس نے ایک عظیم الشان گرجا تعمیر کروانے کا قصد کیا۔ اُس کے لئے خود بادشاہ نے زرِ کثیر دیا۔ اور وزرا سلطنت اور رؤسا مملکت نے بھی دل کھول کر چندہ دیا۔ اُسی جگہ ایک بے چاری غریب بڑھیا بھی رہتی تھی۔ روپیہ پیسہ تو کچھ اُس کے پاس تھا ہی نہیں۔ اور دل میں گرجے کی تعمیر سے اُس کو بڑا اُنس اور دلچسپی تھی اُس نے ٹھان لیا کہ اور تو کچھ میں کر ہی نہیں سکتی۔ ہاں اتنا ضرور کروں گی کہ جو بیل اینٹوں کے گڈے لاتے ہیں۔ انہیں روز اپنے ہاتھ سے کاٹ کر تھوڑی گھانس دے دیا کروں گی۔ چنانچہ اسی ارادہ کے مطابق روز چپ چاپ گھانس لاتی اور بیلوں کو کھلا جاتی تھی۔ ایک عرصہ کے بعد جب گرجا گھر بن کر تیار ہو گیا تو بادشاہ نے بطور یادگار ایک تختہ پر سنہری حروف میں اپنا نام کندہ کر کے گرجے کے اندر ایک خاص مقام میں آویزاں کرا دیا۔ اب ایسا ہوا کہ اُسی رات کو جب بادشاہ سو رہا تھا۔ تو خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک فرشتہ گرجے میں آیا اور اُس تختہ پر سے بادشاہ کا نام مٹا کر اُس بڑھیا کا نام لکھ گیا۔ صبح جب بادشاہ بیدار ہوا تو اس خواب سے بڑا ہی حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ آخرکار اُس بڑھیا کو بلا کر دریافت کیا کہ سچ کہو اس گرجے کی تعمیر میں بہت سا روپیہ دیا ہے۔ اور محنت بھی کی ہے۔ تم نے اس گرجے میں کتنا روپیہ دیا ہے۔ بڑھیا نے اپنی غریبی کا سارا حال کہہ سنایا۔ تب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ بڑھیا نے دل کی خوشی سے خدا کی خدمت کی اور میں نے جو کچھ کیا وہ نمائشی ہے۔ اور اپنی عزت اور شہرت کیلئے کیا ہے۔ پس بادشاہ نے اُسی وقت حکم دیا کہ میرا نام اُس تختہ پر سے مٹا کر اس بڑھیا کا نام سنہری حروف میں کندہ کر دو۔ امید ہے کہ ہر شخص اپنے اپنے حسب حال اس چھوٹی سی کہانی سے نصیحت نکالکر فائدہ اُٹھائیگا۔ (پریم پتری)

کیلاش کے نزدیک پھولوں کا قطعہ زمین

ایک دفعہ سوامی سندر سنگھ جی نے بیان کیا کہ کیلاش پربت جہاں سیجی رشی رہتے ہیں وہاں سے چند میل دور ایک ایسا قطعہ زمین کا ہے۔ جہاں نہایت خوشبودار اور خوبصورت پھول ہی پھول ہیں۔ اور اُن کی مہک میں کچھ ایسی تاثیر ہے کہ جو آدمی یہاں سے گزرتا ہے اسکو خواہ مخواہ نیند آجاتی ہے۔ چنانچہ سوامی جی جب خود وہاں سے گزرے (جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا) تو اُن پر بھی نیند آگئی۔ اور وہ سو گئے۔ لیکن تھوڑی ہی دیر میں کسی آدمی نے اُنکو جگا دیا اور کہا کہ جو کوئی یہاں پر سو جاتا ہے پھر نہیں اُٹھتا۔ سوامی جی بہت حیران ہوئے اور اُس آدمی سے استفسار کیا کہ یہ پھول زہریلے تو نہیں معلوم ہوتے۔ اُس نے جواب دیا کہ پھول تو واقعی اچھے ہیں مگر اُن کی خوشبو سے خود بخود نیند آجاتی ہے لیکن چونکہ جاگ نہیں سکتے اسلئے بھوک کی وجہ سے انسان چند ہی روز میں مر جاتا ہے جب سوامی جی نے یہ واقعہ اُس مہرشی سے بیان کیا تو اُنہوں نے سمجھایا کہ دنیا کی دولت اور شان و شوکت آسائش و آرام یہ سب چیزیں حقیقت میں خدا ہی کی دی ہوئی نعمتیں ہیں اور اصل میں زہریلی نہیں مگر انسان خود اُن میں ایسا محو ہو جاتا ہے۔ کہ گویا خواب خرگوش میں سو گیا ہے۔ حتی کہ اپنے خدا کو بھی بھول جاتا ہے اور اپنے روح کی (روحانی) روٹی نہ تو آپ سے مانگتا اور نہ ہی کھا سکتا ہے۔ اسی سبب سے وہ مر جاتا ہے اور اپنے خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ اسی لئے خداوند مسیح نے فرمایا کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزر جانا دولتمند کے خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے

نورافشاں اور اُس کی ضرورت

اسباب بخش یہ واضح ہے کہ قومی و مذہبی ہر دو صیغہ میں عمدہ اخبارات کی اشد ضرورت ہے لیکن افسوس کہ اس ضرورت کی توفیہ میں ہندوستان کی دیگر اقوام کے مقابلہ میں ہندوستانی مسیحیوں کا نمبر سب سے پیچھے ہے جس کی وجہ شاید یہی ہوگی کہ ہنوز ہندوستانی مسیحی جماعت میں قومی ضروریات کا احساس بہ قدر اقل ہے۔ مگر زیادہ تر اس استقصار کا موجب یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ شومئے بخت سے ہمارے ہندوستانی مسیحی بدیسی تہذیب کے ایسے دلدادہ ہیں کہ وہ نہ صرف دیسی خوراک و پوشاک اور دیسی رسم و رواج سے ہی بنظر استعجاب شان دست بردار ہو گئے ہیں۔ بلکہ دیسی زبانوں میں بولنے اور کسی اردو کتاب و اخبار کو پڑھنے سے بھی انہیں اصلاً احتراز ہے۔ اوّل تو اردو کتاب و رسائل کو منگوانے میں ہی کسر شان متصور ہے۔ لیکن اگر شاذونادر کسی نہ کسی پیچ سے کسی ایسی کتاب یا رسالے کو باریابی کا فخر حاصل ہو بھی گیا تو معاً ردی کی ٹوکری کی خلاء اس کا بخرہ ہوئی۔ انہی بواعث سے "ہفتہ وار اردو مسیحی اخبارات" میں بجز نورافشاں کے ہندوستان بھر میں کوئی دوسرا نام نہیں ملتا۔ پھر باوجود اس کمیابی کے نورافشاں کی بھی دیسی مسیحی حلقہ میں یہ قدر و قیمت ہے۔ کہ اگر اس اخبار کی مشن سرپرست نہ ہوتی تو آج صفحہ روزگار میں اردو ہفتہ وار مسیحی اخبارات کا نمبر صفر ہوتا۔ اکثر اصحاب اس عدم توجہی اور استغناء کو یہیں عذر معمول کیا کرتے تھے کہ نورافشاں کی اخبار کے مسیحیہ مضامین ناکارہ اور عبارات غلط و بے محاورہ ہوتی ہیں۔ مگر اب نورافشاں کے قابل اڈیٹر پادری چال کیول سنگھ صاحب ارسید حق کی توجہ اور کوشش سے یہ تمام شکایات بھی مشرف ہو چکے ہیں۔ بکلا تکلفی گزشتہ ڈیڑھ سال کے قریباً تمام پرچے ہفتہ وار میری نظر سے گزرتے رہے۔ میری ناقص رائے میں وہ بین اثناً بالعموم اخبار کی خبریں تازہ۔ ایڈیٹوریل نوٹس دلچسپ مفید اور عبارات عمدہ اور معنی خیز ہیں۔ اور سلسلہ مراسلات میں بھی یہ امر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کہ بے تکی نظموں اور لاطائل مضامین کے اندراج سے اخبار کے کوالم معمور نہیں۔ میری دانست میں اگر قابل نامہ نگار قلمی امداد سے ایڈیٹر صاحب کا ہاتھ بٹاتے رہیں۔ تو یہ پرچہ اور بھی زیادہ بہتر صورت اختیار کریگا۔ اور ازیں قبیل ہفتہ وار اردو مسیحی اخبارات کی کمی بلکہ قومی نقصان کے ایک بڑے حصہ کی معتدبہ تلافی کا موجب ثابت ہوگا۔ گزشتہ پرچوں میں پادری آر ایم واعظ۔ مسٹر اے ظہیر بی۔ اے۔ مسٹر اسمٰعیل صادق ایم۔ اے پادری غلام مسیح میتھوری وغیرہم صاحبان کے مضامین اخبار کے افادہ میں مناسب حصہ لیتے رہے۔ اگر اسی طرح دیگر مسیحی ذوی الاقلام مثلاً پروفیسر سراج الدین بی۔ اے۔ پروفیسر برکت اللہ ایم۔ اے۔ پروفیسر احمد شاہ بی۔ اے۔ پادری طالب الدین بی۔ اے۔ پادری جے واعظ ڈی۔ ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل۔ پادری غلام مسیح لودیانوی۔ پادری جوالا سنگھ۔ حافظ احمد مسیح۔ مولوی ایس۔ ایم۔ پال۔ پادری جمیل سنگھ وغیرہم صاحب بھی اپنے قیمتی اوقات میں سے چند منٹ نورافشاں کے ایک مفید قومی و مذہبی اخبار بنانے میں صرف کریں۔ تو مستبعد نہ ہوگا۔

خاکسار۔ عبدالحق متعلم ڈوینٹی کالج سہارن پور۔

سنو! افشاں کی زندگی میں ہزاروں انقلاب واقعہ ہوں تاریخ کے لاکھوں ورق الٹ جائیں۔ زمانہ سرعت سے آگے پردے سے اٹھتا چلا جائے۔ مگر دیکھنا ناظرین نورافشاں کبھی نئے خریدار ضرور دینا

لڑکیوں کی تعلیم کے طریقہ میں اہم انقلاب

سانگلہ کا قابل نمونہ اسکول

برسوں سے مسیحی لڑکیوں کی تعلیم ایک ایسے طریقہ پر چلی آتی ہے کہ وہ نہ تو یورپی طریقہ پر ہے۔ اور نہ ایشیائی۔ اس معاملہ میں لڑکے لڑکیوں کی تعلیم میں کوئی خاص فرق نہیں۔ حالانکہ دونوں کی زندگیوں کی مصروفیتیں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں لڑکے اگر سائنس۔ حساب۔ تاریخ وغیرہ مضامین پڑھ کر بی۔ اے۔ ایم۔ اے پاس کرتے ہیں تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ نوکری کریں گے۔ اور اپنی اور اپنے لواحقوں کی پرورش کرینگے۔ مگر لڑکیوں کی زندگی کا یہ مقصد نہیں۔ ان کا بڑا کام گھر سلیقہ سے چلانا اور اس کا خوش اسلوبی سے انتظام کرنا ہے۔ لڑکوں کو اپنی زندگی کے مختلف مشاغل میں کامیاب ہونے کے لئے تربیت ملتی ہے۔ مگر لڑکیوں کو اپنی زندگی کے حلقہ اثر میں خیر و خوبی سے بسر اوقات کرنے کی تعلیم نہیں دی جاتی۔ ان کی لڑکوں کی طرح تعلیم ہوتی ہے جس سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ بھی لڑکوں کی طرح زندگی کی کشاکش میں برابر کا حصہ لیں گی۔ حالانکہ اصل یہ ہے۔ کہ نوے فیصدی لڑکیاں مڈل یا انٹرنس پاس کرنے کے بعد شادی کرتی اور گھر آباد کرتی ہیں۔ موجودہ تعلیم کا یہی بڑا نقص ہے۔ بہت لوگوں سے اس معاملہ میں گفتگو ہوئی۔ ماں باپ کہتے ہیں یہ درست ہے کہ موجودہ تعلیم سے لڑکیوں کو گٹ پٹ کرنا آجاتا ہے۔ مگر گھر کے دھندے سے بالکل ناواقف رہتی ہیں۔ اور مدرس صاحبات کا یہ عذر ہے کہ ماں باپ اپنی لڑکیوں کو انگریزی پڑھانے کے بے حد خواہاں ہیں۔ وہ یہ نہیں چاہتے کہ ان کی لڑکیاں اسکول میں سینا



پڑھنا لکھنا پکانا وغیرہ سیکھیں۔ یہ عجیب دل لگی ہے کہ ماں باپ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔

راقم کو یورپ کا تھوڑا سا حصہ دیکھنے اور لڑکیوں کے طریقہ تعلیم کے مشاہدہ کا عمدہ موقعہ ملا ہے۔ اس وجہ سے بلاخوف تردید یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ جیسی تعلیم ہمارے ہاں لڑکیوں کو ملتی ہے ویسی یورپ اور امریکہ میں نہیں ہے۔ سینا۔ کھانا۔ پکانا۔ بچوں کا کھلانا و تیمارداری وغیرہ خانگی مشاغل تعلیم کا ضروری حصہ ہیں۔ بڑے بڑے ذی عزت لوگوں کی بہو بیٹیاں اپنے کپڑے آپ دھوتی ہیں۔ اور گھروں کے تمام کام خود انجام دیتی ہیں۔ باینہمہ وہ ہماری لڑکیوں سے زیادہ شستہ شائستہ کئی زبانیں جاننے والی۔ گانے بجانے کے فن میں خوب ماہر اور ان کی عام معلومات ان سے بہت بڑھی ہوتی ہیں۔

یہ دیکھکر بڑی خوشی ہوتی ہے کہ بعض گرلز اسکولوں میں سینا پرونا۔ کھانا پکانا پڑھائی کا ایک جزو قرار پا گیا ہے۔ اور ماں باپ اسے "خانساماں گری" یا "آیہ گری" نہیں سمجھتے۔ مگر ابھی اور اصلاح کی ضرورت ہے۔ خانگی مشاغل علمی تعلیم کے برابر اہم قرار پانے چاہئیں۔ اس قسم کی اشد ضرورت پورا کرنے کے لئے چار پانچ برس ہوئے۔ سانگلہ میں ایک اسکول لڑکیوں کے لئے کھولا گیا۔ مس جیمسن صاحبہ نے بڑی آزاد اندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ جو بندوبست کر اس قسم کا مدرسہ کھولا گیا۔ اسکول کی عمارت بہت عمدہ ہے۔ ساٹھ ستر ہزار روپے کے درمیان خرچ ہوا۔ ایک سو تیرہ لڑکیاں ہیں جو ۷ مکانوں میں رہتی ہیں۔ ایک خانہ میں ۲۰ کے قریب لڑکیاں ہیں۔ چاروں طرف احاطہ ہے۔ اور بیچ میں بہت کھلا صحن ہے جہاں لڑکیاں شام کو کھیل کر اپنا دل بہلاتی ہیں۔ اس بات کو ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ یہ اسکول دیہاتی عیسائی لڑکیوں کی ضرورت پورا کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ سردست پرائمری تک تعلیم ہے۔ انگریزی نہیں پڑھائی جاتی۔ سب لڑکیاں اور کئی استانیاں بھی ہندوستانی طریقہ سے رہتی ہیں۔ لڑکیاں اپنا کھانا آپ بناتی ہیں۔ اپنے ہاتھ سے اپنے کپڑے دھوتی ہیں۔ اپنے بستر سے آپ نکالتی۔ اور درست کرتی ہیں۔ اور کھانے کے وقت لڑکیاں ہی ایک دوسرے کو کھلاتی اور پروستی ہیں۔ ہر ایک خانہ ایک استانی کے زیر نگرانی ہے۔ سب لڑکیاں پنجابی وضع کا زنانہ پاجامہ پہنتی ہیں۔ اور کئی استانیاں بھی اسی طرح پر رہتی ہیں۔ سینا پرونا ہی سکھایا جاتا ہے۔ اسکول کے ساتھ مختصر سا شفاخانہ ہے جہاں بیماروں کا علاج کیا جاتا ہے۔ تعلیم کا خرچ مشن کی طرف سے ادا ہوتا ہے گویا دیہاتی استادوں اور منادوں اور کاشتکاروں اور گوالوں کی لڑکیاں مفت تعلیم پاتی ہیں۔ مس جیمسن صاحبہ نے دوران گفتگو میں فرمایا ہم لڑکیوں کو لکھنے پڑھنے کے ساتھ گھر کے تمام دھندے سکھانے کی خواہاں ہیں تاکہ جب وہ جوان ہو کر شادی کریں تو وہ آسانی سے گھر کا انتظام کریں اور اپنے قلیل مشاہرے پانے والے شوہروں کی ہر طرح معاون ہوں۔ انہیں سلیقہ سکھایا جاتا ہے۔ اخلاقی اور دینی تعلیم کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہے۔ یہ اسکول نئی ضرورت کا مظاہر ہے۔ مشنری لیڈیاں راجپوتانہ یو۔ پی وغیرہ دور افتادہ حصوں سے دیکھنے کو آتی ہیں۔ کیونکہ ان کے سامنے ایک مشکل تھی جو اب حل ہو گئی۔ دوسرے حصوں میں بھی اسی ڈھنگ کے سکول جلد کھلجائیں گے۔ سانگلہ کا اسکول مڈل تک ہو جائیگا۔ لیکن ابھی ٹھیک معلوم نہیں کب ہوگا۔ بڑی دقت استانیوں کی ہے۔ انٹرنس پاس سند یافتہ ملتی تو ہیں مگر ان کے لئے اردو فارسی پڑھانا اور لڑکیوں کے سامنے ہندوستانی طرز معاشرت کا نمونہ رکھنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ ان کی تعلیم و تربیت انگریزی آب و ہوا میں ہوتی ہے۔ استانیوں کی تربیت (ٹریننگ) کے لئے بھی انتظام کیا گیا ہے جس سے یہ دقت حل ہو جانے کی امید ہے۔ سانگلہ اسکول کی ہیڈ مسٹرس مس لوئزا جسو ہیں۔ جو پادری ڈیچہ کے رشتہ میں ہیں۔ آپ نے تھوڑا ہی عرصہ ہوا کینرڈ کالج لاہور سے ایف۔ اے پاس کیا تھا۔ مس جیمسن نے آپ کے سلیقہ اور حسن کارگزاری کی بہت تعریف کی کہ اسکول کا انتظام کرنے اور باقی باتوں میں مس جسو کے وسیلہ سے بہت مدد ملتی ہے۔ اور آپ پڑھانے میں بھی بہت اچھی سمجھی جاتی ہیں ٭

۲۶ مئی کو اسکول کا پہلا جلسہ تقسیم انعام ہوا۔ سوائے ایک کے جملہ انعامات امریکہ سے آئے تھے۔ کوئی گھنٹہ بھر تک اردو پنجابی گانا اور نقلیں اور دیگر تفریح انگیز باتیں ہوتی رہیں۔ مس جسو نے خوش آواز۔ مگر یورپی رنگ میں حب وطن (ہندوستان پیارا ہمارا) کا ایک گیت گایا۔ چونکہ آپ ہیڈ مسٹرس ہیں۔ اس وجہ سے سارا پروگرام آپ ہی نے بنایا۔ پرچنا اور ہیروویس کا ڈرامہ تھا جو آجکل مسیحی اسکولوں میں بہت عام ہے۔ بعض گانوں کے ساتھ عملی اظہار (ایکٹ کرنا) بھی تھا۔ مثلاً کدھر جاتے ہو جاڑے لوگو" کے گانے کے وقت چند لڑکیاں سفید کپڑے پہنکر جاڑے بنیں۔ اور دو لڑکیاں ایک دوسرے کے سامنے کھڑی تھیں۔ بچوں سے نرمی اور سختی کے برتاؤ۔" اور "سست رویے" کی نقل سبق آمیز تھی۔ الغرض جو کچھ ہوا عمدہ ہوا دیہاتی لڑکیوں اور ان کی نا تجربہ کار استانیوں کے لئے بہت ہی عمدہ ہوا تھا۔ جلسہ میں لڑکیوں کے

بہت سے اس اپ جو آجکل ہمارا سکول کے لئے یہاں
پر موجود ہیں شامل ہوئے اور جلسہ کی تفریح سے بہت
تفریح حاصل کی۔ جلسہ کے خیر و خوبی سے انجام پذیر
ہونے کے لئے مس جیمسن۔ مس فیلڈنگ اور مس جیو
اور دیگر استانیاں مبارکباد کی مستحق ہیں۔ یہ امید
ظاہر کرنا فضول نہ ہوگا کہ سکول بہت ترقی کرے گا
اور دیہاتی عیسائیوں کی اخلاقی دینی اور حالی مزید ترقی
کا موجب ہوگا۔

نیاز مند۔ بی۔ آر۔ رائے۔ از سانگلہ۔

انڈین چیپلن

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

خدا کے اسرار عجیبہ کو کون سمجھ سکتا ہے۔ جو باتیں عقل انسانی کی رو سے منفرد معلوم ہوتی ہیں وہ خدا کی حکمت بالغہ و قدرت کاملہ کی طرف سے مفید ہوتی ہیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ خدا نے اس مصیبت کو ہمارے سر کیوں آنے دیا۔ لیکن اس مصیبت میں بھی درحقیقت کوئی نہ کوئی بہتری ہی نہاں ہوتی ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ ساری چیزیں مل کر اس شخص کے حق میں جو خدا سے ڈرتا ہے بھلائی پیدا کرتی ہیں"۔ دوست و دشمن دیسی و ولایتی بلکہ دنیا کا ہر ایک چھوٹا بڑا اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ موجودہ جنگ یورپ فقط نقصان اور قتل و غارت ہی کا باعث ہے۔ لیکن جب بنظر تعمق اس کے جملہ پہلوؤں پر نظر دوڑاتے ہیں تو باوجود نقصانات کے بعض فوائد بھی ایسے حاصل ہوئے ہیں۔ جن کا حصول سوائے جنگ کے اگر ناممکن نہیں تو دشوار ضرور تھا۔ بھلا ہو جنگ کا کہ اس کے وجود کے طفیل ہمیں وہ وہ برکات ملی ہیں جن کے باعث ہم دل و جان سے اس کے مشکور ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے لیکن یہ باتیں خاصوں کے سمجھنے کی ہیں۔

ذرا چشم بصیرت کھول گر رکھتا ہے بینائی۔

فوائد کثرت سے ہیں لیکن بخوف طوالت چند ایک درج کرنا مناسب ہوگا۔ مثلاً قبل از جنگ

(۱) قیصر جرمنی کے دل میں گمان تھا کہ جب دولت برطانیہ سے جنگ کا اعلان کیا جاویگا۔ تو ہندوستان ضرور ہی انگریزوں کے برخلاف طور پر اٹھ کھڑے ہونگے لیکن بھلا ہو جنگ کا کہ اس دشمن بنی نوع انسان کو اپنے اوہام باطلہ کی بطالت کا یقین ہوگیا۔ لیکن ہندی وفادار نکلے اور ایسے وفادار کہ آدم سے لے کر اس دم تک کی تاریخ میں ایسی نظیر شاذ و نادر تھا اگر چشم فلک چراغ آفتاب لیکر بھی ڈھونڈے تو ناکامیاب رہے۔

پچھلے دنوں پارلیمنٹ میں ہندوستان کی قربانیوں کا تذکرہ کیا جا رہا تھا تو ایک ممبر نے بڑے زور کے ساتھ پکار کر درخواست کی کہ اس فہرست کو قیصر جرمنی کے پاس بھیجا جاوے۔ تاکہ اس کو معلوم ہو کہ ہندوستان نے اتحادیوں کو کس قدر بیش بہا امداد دی ہے۔

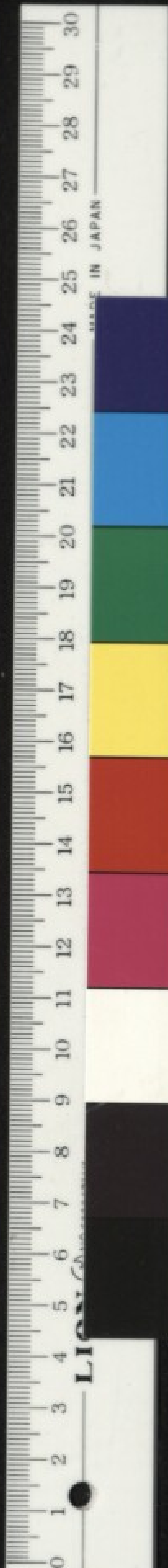
(۲) چند خبیث النفوس بنگالیوں کی باغیانہ حرکات کی وجہ سے دولت برطانیہ کو تمام باشندگان ہندوستان پر بدظنی ہو رہی تھی۔ لیکن اس جنگ نے ثابت کر دکھایا کہ ہندوستانیوں کی امداد کے سوا انگریزوں کو آج تک کوئی فتح حاصل ہی نہیں ہوئی۔ کیا یہ برکت امن کے وسیلے حاصل ہو سکتی تھی ہرگز نہیں حق تو یہ ہے کہ انگریزوں کو ہم سا وفادار ہرگز ہرگز نہ ملیگا۔ جنہوں نے ایسے کڑے وقت میں زر و فرزند و مال و جان سے کسی طرح دریغ نہیں کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ خدانخواستہ اگر اہل ہند اس وقت ایسے وفادار و جاں نثار نہ نکلتے تو اتحادیوں کو ہرگز ہرگز فتح حاصل نہ ہو سکتی ؎

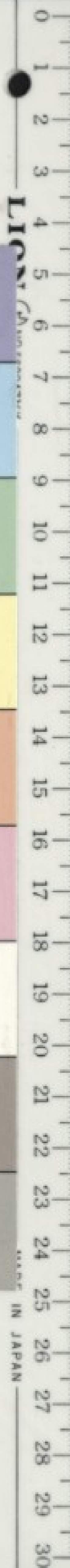
کوئی پیدا تو کرے ہمارا سا جگر پہلے

(۳) کلام اللہ شریف میں بعض ایسی پیشینگوئیاں درج ہیں جن کے پورا ہونے کا تا حال وقت نہ آیا تھا اور مخالفین ہمیشہ اعتراض کیا کرتے تھے مثلاً یسعیاہ کے ۴ باب میں آتا ہے کہ اس دن سات عورتیں ایک مرد کو پکڑ کے کہیں گی کہ ہم اپنی روٹی کھائیں گی۔ اور کپڑے پہنیں گی تو ہم سب سے صرف اتنا کر کہ ہم تیرے نام کی کہلا دیں تاکہ ہماری شرمندگی مٹے وغیرہ۔ آج جنگ نے اس پیشینگوئی کو حرف بحرف پورا کر کے دکھا دیا۔ فرانس یورپین ممالک میں طبقہ اناث کی کثرت پر توجہ فرمائیے۔ ولایت میں مستورات اپنی گرہ سے خرچ دے کر خاوند بنا رہی ہیں ؛

(۴) عرصہ انیس سال کا ہوا کہ مشنریوں نے اپنا گورنمنٹ سے درخواست کی پنجابی مسیحیوں کو بھی نیز دیگر ہمسایہ اقوام کے فوج میں بھرتی کیا جاوے لیکن امن و امان کی حالت میں اس درخواست کا جواب ہمیشہ حرف نون سے دیا گیا۔ لیکن بھلا ہو جنگ کا جنگ چھڑی اور مسیحیوں کی چند کمپنیاں بھرتی کرنے کا حکم جاری ہو گیا اور اب جناب سی۔ آر۔ لائل صاحب بہادر جالندھر کے ۲۳ تاریخ کے حکم کے مطابق پنجابی مسیحیوں کی پوری پلٹن بنانے کی منظوری دی گئی۔ کیا یہ جنگ کی طفیل برکت نہیں ملی؛

(۵) پانچواں فائدہ جو اس جنگ سے ہوا اس کے لئے پنجاب کی جملہ مشنوں کو عموماً اور سی۔ ایم۔ ایس کو خصوصاً شکر ہونا چاہیے۔ کہ جناب بشپ آف لاہور کے حسب الحکم چار انڈین چیپلنوں کا عہدہ میں جا منظور ہوا ہے۔ جن میں سے ایک ہمارے سرسفر پادری **واصف الدین صاحب** بہادر ہیں۔ جو میدان عراق عرب میں دینی خدمات کے لئے جا رہے ہیں۔ کیونکہ سپاہی ملک کی مزدوری





اور مختلف محکموں میں تقریباً ۱۲۰۰ مسیحی میدان جنگ میں موجود ہیں۔ یہ پہلے شخص ہیں جو پنجاب سے بعہدہ چیپلین مقرر ہوئے ہیں۔ ہم اس معزز عہدے کے تقرر پر سارے پنجاب کی اور خاصکر پادری صاحب موصوف کو مبارکباد دیتے ہیں۔ خدا اپنی کلیسیا کو سرفرازی دے اور اپنے مقدس نام کو جلال بخشے ۔

صاحبو! یہ جنگ کی برکات ہیں۔ لیکن اب برکات تو حاصل ہو چکیں۔ جنگ کو خدا موقوف کرے لیکن ہم جنگ کے مشکور ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہماری قومیت کی بنیاد کا پتھر نصب ہو گیا اور گورنمنٹ نے دیکھ لیا کہ ہمسایہ اقوام سے کسی طرح بھی ہمارے مسیحی نوجوان پیچھے نہیں۔ بلکہ دس قدم آگے ہی ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا کلیسیائے پنجاب کو دن دونی اور رات چوگنی ترقی بخشے۔ اللّٰھم زد فزد فقط۔ راقم - خان از تیری۔

گناہ کی نسبت آریہ خیال

گزشتہ سے پیوستہ

مضمون کی سرخی آنادی پدارتھ۔ یعنی ازلی چیزیں یا غیر حادث تین ہیں۔ ایک ایشر۔ دوسرا جیو۔ تیسرا پرکرتی یعنی جہان کی علت مادی۔ انہیں کو نتیہ اور ابدی بھی کہتے ہیں۔ جو بہ اعتقاد نتیہ ہوتے ہیں۔ اُن کے صفات حرکات اور خواص بھی نتیہ ہوتے ہیں۔ اب جس حال کہ سوامی صاحب جیو کے صفات اور خواص ازلی و ابدی مانتے ہیں اور ان کے پہلے اقتباس مذکورہ بالا سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ جیو اور ایشر کی ذات و صفات و طاقت دونوں کی پاک و بے داغ ہے تو ضروری نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ دونوں کے افعال یعنی کرم بھی گناہ سے پاک ہونا لازمی ہیں۔ کیونکہ دونوں اپنی ذات و صفات میں ازلی طور پر پاک و بے داغ ہیں۔ لیکن اگر صفات حادث مانو تو ذات بھی حادث مانو۔ اور اس صورت میں جیو کے صفات حادث ہو کر تبدیل پذیر ہو سکتے ہیں اور آپ حادث ہو کر یعنی مخلوق ہو کر اپنی فعل مختاری کی حالت میں گناہ کرنے کی قابلیت رکھ سکتا ہے۔ ورنہ ابدی صفات میں کسی قسم کی تبدیلی واقعہ ہونا اس کی ابدی صفات کو باطل کر دیتی ہیں۔ جیسا سوامی دیانند صاحب خود بھی فرماتے ہیں کہ نتیہ چیزوں کے صفات حرکات اور خواص بھی نتیہ ہوتے ہیں پس سوامی صاحب کے اصول مسلمہ کی رو سے بھی ڈگری ہمارے حق میں ہو گئی اور سوامی صاحب کے دو بیان مذکورہ بالا آپس میں ایک دوسرے کی ضد ٹھہرے اور اس میں ہمارا کچھ قصور نہیں۔ کیونکہ سوامی صاحب نے خود ایسے دو امر مانے ہیں۔ جو اجتماع ضدین ہیں (۳) جیو اور ایشر دونوں بالذات چیتن یعنی ذی عقل ہیں۔ اب اگر گناہ کی نسبت بخیال سوامی صاحب لحاظ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ گناہ کا ارتکاب بے عقل سے ہوتا ہے۔ (دیکھو ودیا اور اودیا کی تعریف صفحہ ۳۰۰) اگر عقل صحیح ہو اور چیزوں اور افعال کی صحت و نیکی و بدی کا امتیاز کر سکے تو گناہ بھی نہ ہو۔ یعنی فانی کو فانی اور غیر فانی کو غیر فانی جیسی جو چیز ہے اس کو ویسا ہی سمجھنا۔ اور جس حال کہ جیو بالذات و صفات مثل ایشر کے ذی عقل ہے اور پھر پاک بھی ہے۔ تو اودیا اس میں آ ہی نہیں سکتی۔ پس جس طرح سے ایشر ذی عقل ہو کر پاک رہتا ہے اور گناہ سے نفرت رکھتا ہے۔ ویسے ہی جیو کا بھی حال ہونا چاہئے۔ مگر اس میں بھی سوامی صاحب اپنے مذکورہ بالا اقتباس سے اختلاف کرتے ہیں۔ بلکہ نقیضین کی صورت پیش کرتے ہیں

چنانچہ صفحہ ۲۸۹ میں لفظ "چیت" کی نسبت یوں فرماتے ہیں۔ مصدر چت (یعنی عقل) سے لفظ "چیت" بنتا ہے۔ جو تمام نیکو کاروں یوگیوں کو گیان دے رہا ہے اس میں پرم برہم کو چیت کہتے ہیں چونکہ وہ علم بالذات ہے اور تمام جیووں کو علم دیتا ہے۔ اور سچ اور جھوٹ کا علم بتاتا ہے۔ اس لئے اس پرماتما کا نام "چیت" ہے۔ اب آریہ بھائیو جب یہ چیتن یا الیشر اور جیو دونوں میں بالذات ہے تو پھر ایشر کیوں تمام جیووں کو علم دیتا ہے اور جیو عقل حاصل کرنے میں ایشر کے محتاج بتلائے جاتے ہیں۔ اسی لئے میں اسکو بھی دوسری نقیض بتلاتا ہوں اور اگر اسی پرماتما کے پہلو بہ پہلو ہم جیو کو رکھیں اور کہیں کہ چونکہ جیو کو علم بالذات ہے اسلئے اس جیو کا نام چیت ہے اور جو چیت ہے۔ وہ اوروں کو علم دیتا ہے۔ اور جو اوروں یا جیووں کو علم دیتا ہے وہ ایشر کے گیان کا محتاج نہیں ہے۔ تو بتلائیے اس میں ایشر کی کیا ہانی (یعنی نقصان) ہوگی۔ اور اگر ہانی ہوتی ہے تو اس ہانی کا کون جواب دہ ہے۔

(۴) پھر ہمارے آریہ بھائی جیو کو ست بھی مانتے ہیں۔ یعنی از خود ہستی یا واجب الوجود۔ تو اس صورت میں بھی لامحالہ یہ امر لازمی ٹھہرا کہ وہ نہ صرف پاک ہو بلکہ جتنے صفات ایشر میں موجود ہوں اس میں بھی پائے جائیں۔ ہمارے بھائی جیو کو ست چت تو بالذات مانتے ہیں۔ صرف آنند کی کمی اس میں باقی رہنے دیتے ہیں۔ اور صرف ایشر میں ست چت آنند مانتے ہیں مگر معلوم نہیں کہ کیوں جب جیو ست و چیت ہے تو آنند کیوں نہیں ہو سکتا۔ کس نے اسکو آنند ہونے سے باز رکھا جبکہ وہ واجب الوجود خود ہے۔ یہ ایسی بات ہے گویا کوئی کہے کہ یہ انسان تو ہے مگر عاقل نہیں۔ پس آریہ مذہب کی رو سے انسان کے گنہگار ہونے کا کچھ ثبوت نہیں ملتا اور اسکے گناہ کر سکنا بھی کوئی معقول

سبب نظر نہیں آتا اور اس سے ہم کو یہ نتیجہ نکالنا پڑتا ہے کہ جب آریہ مذہب میں انسان کے گنہگار ہو جانے کا معقول بیان پایا نہیں جاتا تو کیا تعجب ہے کہ اس میں انسان کی نجات کے لئے بھی کوئی معقول انتظام نہ ہو کیونکہ جو حکیم مریض کی بیماری کو صحیح طور پر نہ سمجھ سکے وہ اُس کی شفا یابی کے لئے کوئی معقول علاج بھی نہیں کر سکتا ہے۔

سہارنپور۔ پادری جے سکلین از مینپوری۔

ضرورت

جناب حاذق الملک خانصاحب حکیم اجمل خاں کے طبیہ زنانہ ہسپتال دہلی میں ایک زنانہ کمپونڈر یا اسسٹنٹ کی جلد ضرورت ہے۔ اگر نرس کا کام بھی جانتی ہو تو بہت بہتر ہے تنخواہ ؎ سے ؎ روپیہ ماہوار۔ مکان رہائش متعلق شفاخانہ ہوگا۔ درخواست بنام انچارج لیڈی ڈاکٹر صاحب زنانہ طبیہ ہسپتال دہلی آنی چاہئیں ۔

ضرورت

ایک ہندوستانی مسیحی اسسٹنٹ سرجن کی علی الفور ضرورت ہے مع نقل سندات کے ڈاکٹر ایس گاسٹر صاحب سی ایم ایس کوئٹہ سے درخواست کریں ۔

نیل واسطے زخم

نیل ہر قسم کے زخم پھوڑا پھنسی داد چھاجن کھجلی کے لئے انسان یا حیوان یکساں فایدہ کرتا ہے مجرب ہے قیمت شیشی ایک اونس ۸ر دو اونس شیشی ۱۲ر

سرمہ واسطے سوجی آنکھ

ایک ہی دن میں فایدہ کرنیوالا ہے قیمت فی شیشی مع سلائی ۸ر

المشتہر۔ ڈاکٹر اے ای نیوٹن ایم ڈی (طبیب) ڈاکخانہ لکھنؤ پور سرگجہ سی پی

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۹۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانہ جات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے ورنیکلر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی طور پر ہو گیا ہے۔ شرح خرچ معہ فیس طالب علم عہ ماہوار آمد ایک خاندان سے ۲ ہوں للعہ ۳ ہوں للعہ وصولی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن کشا کرونوکل بورڈ کیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت للعہ عہ کرونوکل للعہ سے عہ تک۔ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوشنما وسیع حوض عبادت کے لئے گرجاگھر اور جماعتوں کے لئے متعدد کمرے ہیں۔ مزید براں سکول کے اسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا رقعہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر۔ پرنسپل بیرنگ ہائی سکول۔ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔

باغ دل

ایڈیٹر مسز محمد اسمعیل صاحبہ

چندہ سالانہ عہ اگر ۲ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو ۱۲ر فی کاپی۔ المشتہر پادری ایم وہیری ڈی ڈی مینجر لودیانہ پنجاب

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اُردو اور پنجابی زبانوں میں امریکن ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی اور برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کیطرف سے شائع ہوتی ہیں۔ فہرست کتب کیلئے درخواست بھیجو بمینجر پادری ای ایم ویری صاحب لودھیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ر سے عہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ ۔ ۔ ؎

غیر ممالک سے معہ ۔ ۔ ۔ ؎ ۱۲ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	۸ر	؎	للعہ
چوتھائی کالم	؎	للعہ	عہ
نصف کالم	للعہ	عہ	للعہ
پورا کالم	عہ	للعہ	صہ
پورا صفحہ	صہ	صعہ	ما صہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۳ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ :۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پادری ای ایم ویری ایم ڈی ڈی ایڈیٹر و مینجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائیل براد چھپا۔